Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۳۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۸ہش ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۳

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف لاتعداد و بیشمار جلوۂ زمان و مکان میں پھیلے ہوئے ہیں

کسی زمانہ اور مکان میں آپ کے اوصاف کو گننا اور حد بست میں لانا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے

اسی لئے آپ کے اوصاف کا جب اور جہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے وہ از راہِ مثال بعض بنیادی اوصاف تک ہی محدود ہوتا ہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت پُر معارف خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۹ ہجری (مطابق ۹ فروری ۱۹۷۹ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل سرورِ کائنات فخرِ موجودات، افضل الرسل، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مقدس موضوع پر ایک نہایت ہی بلیغ اور پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ کے آغاز میں آپ نے واضح فرمایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے جلوے زمان و مکان میں اس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ مراد یہ ہے کہ آنحضور کے اوصاف کو گننا اور حد بست میں لانا کسی زمانہ اور مکان میں کسی بھی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ اسی لئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا جب بھی ذکر کیا جاتا ہے وہ اپنی ظاہری وسعت کے باوجود از راہِ مثال بعض بنیادی اوصاف تک ہی محدود ہوتا ہے۔

اس بصیرت افروز وضاحت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بے شمار اوصاف میں سے بطور مثال آٹھ بنیادی اوصاف کا ذکر کر کے آنحضور کے افضل الرسل ہونے، صفاتِ الٰہیہ کا مظہر اتم ہونے، رحمۃ للعالمین ہونے، انسانِ کامل اور ہادیٔ کامل ہونے، تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہونے، ہماری زندگیوں کا آپ کی انتہائی جامع اور ہمہ گیر دعاؤں کا مرہونِ منت ہونے، بلاتخصیص تمام بنی نوع انسان سے انتہائی پیار کرنے والا ہونے اور جملہ انبیاء میں سے صرف آپ ہی کے دائمی فیض کے حامل زندہ نبی ہونے پر بہت وجد آفرین پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس طرح احباب کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت کرنے اور آپ سے بے انتہا پیار کرتے ہوئے آپ پر بے حد و حساب درود و سلام بھیج بھیج کر آپ کے دائمی فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونے اور باریک در باریک حکمتوں کی حامل آپ کی انقلاب انگیز دعاؤں کا صحیح معنوں میں وارث بننے کی بہت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

ربوہ میں یوم میلاد النبی کی مبارک تقریب

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ (۱۰ فروری ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ) کو ربوہ میں یوم میلاد النبی کی مبارک تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ اس دن جماعت کے تمام مرکزی اداروں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ، وقف جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ کے دفاتر اور جامعہ احمدیہ میں تعطیل عام رہی۔

اس دن کے لئے خصوصی طور پر یہ تحریک کی گئی تھی کہ دن بھر غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے چنانچہ ربوہ کے احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں نے اس مبارک تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور نہ صرف نمازوں میں بلکہ انفرادی طور پر بھی دن بھر اپنے آقا سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجتے رہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزاماً دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سردرد، فلو اور قدرے حرارت بھی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

علم ایک طاقت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵)

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ سہ ماہی امتحانوں میں ضرور شریک ہوں۔ تا کہ ترجمہ قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کو موقعہ ملے۔ سال رواں کا پہلا امتحان ۲۳ مارچ کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے۔

- ترجمہ پارہ ۱۹ ربع سوم۔
- تجلیاتِ الٰہیہ
- نصاب بنیادی معلومات صفحہ اوّل تا صفحہ ۳۷۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

۱۔ ماہ تبلیغ / فروری میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

۲۔ مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام جون ۱۹۷۹ء کو ہو رہے ہیں۔ خدام تیاری کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۱۱ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ابدی حقیقت اور اسے فراموش کرنے کا انجام

اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر محدود صفات میں سے جن صفات کا بطورِ خاص قرآن مجید میں ذکر کیا ہے ان میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اس کے بالمقابل ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ عذاب دینے میں بھی سخت ہے۔ یوں تو اپنی ان دونوں صفات کا اس نے علیحدہ علیحدہ بڑی کثرت اور وضاحت سے ذکر کیا ہے لیکن بعض جگہ اپنی ان دونوں صفات کی ایک ساتھ بھی یاد دہانی کرائی ہے جیسا کہ سورۃ المائدہ میں فرماتا ہے:۔

"اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝" (آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ یاد رکھو کہ اللہ عذاب دینے میں (بھی) سخت ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان (بھی) ہے۔

لیکن اس کی رحمت کی صفت اس کے غضب پر غالب ہے چنانچہ خود فرماتا ہے:۔

"قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ" (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ اس نے (یعنی اللہ نے) فرمایا میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں پہنچاتا ہوں (مراد یہ کہ مستحق کو) اور میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔

اسی لئے وہ شَدِيْدُ الْعِقَاب ہونے کے باوجود غضب میں دھیما ہے۔ اول تو بندوں کے اکثر گناہوں اور لغزشوں پر درگزر سے کام لیتا ہے پھر جب بڑے اصرار اور ڈھٹائی سے کی جانے والی نافرمانی پر اپنے بندوں کو پکڑتا بھی ہے تو یکدم نہیں پکڑتا بلکہ پہلے تھوڑی سی گرفت کے بعد ڈھیل پر ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کے بندے اس ڈھیل کے عرصہ میں نافرمانی سے باز آکر اپنی اصلاح کر لیں اور اس طرح عذاب سے محفوظ ہو جائیں۔ جہاں تک اکثر خطاؤں اور لغزشوں پر درگزر سے کام لینے اور مسلسل ڈھیل اور مہلت دینے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ" (النحل آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ کی یہ سنت ہوتی کہ وہ لوگوں کو ان کے (ارتکاب) ظلم پر (فوراً) پکڑ لیتا (اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا) تو وہ اس (زمین پر) کسی جاندار کو (زندہ) نہ چھوڑتا مگر (اس کی یہ سنت ہے کہ) وہ (اصلاح کے لئے) انہیں ایک معین وقت تک مہلت دیتا (چلا جاتا) ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اس لئے وہ تو ان لوگوں کو بھی جو اس کے ماموروں کی اہانت کرتے، ان کے ساتھ تمسخر و استہزاء کے ساتھ پیش آتے اور ان پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک مہلت دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے ان مظالم سے باز آکر اور حق کو قبول کر کے اس کی رحمت کے سایہ کے نیچے آجائیں۔ چنانچہ اس نے اس زمانہ میں جبکہ کفارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے تھے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝" (الرعد آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور تجھ سے پہلے رسولوں سے (بھی) استہزاء کیا گیا تھا جس پر میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے انکار کیا تھا (ایک عرصہ کے لئے) ڈھیل دی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ اب (دیکھو) میری سزا کیسی (سخت) تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ ارحم الراحمین ہے اس لئے وہ لوگوں کی نافرمانیوں اور مظالم پر انہیں یکدم نہیں پکڑتا بلکہ ان کی نافرمانیوں، زیادتیوں اور مظالم پر درگزر سے کام لیتے ہوئے انہیں مہلت پر مہلت دیتا ہے لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ تو کسی صورت باز نہیں آتے بلکہ ظلم و استبداد میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تب کہیں جا کر وہ انہیں پکڑتا ہے پھر اس کی پکڑ ہوتی بھی ہے بہت شدید۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مہلت کا عرصہ ختم ہونے پر آنے والی اپنی شدید پکڑ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝" (البروج آیت ۱۳-۱۴)

ترجمہ:۔ یقیناً تیرے رب کی گرفت سخت ہوا کرتی ہے (کیونکہ) وہی دنیا کے عذاب کو شروع کرتا ہے اور (اگر کوئی قوم باز نہ آئے تو) بار بار عذاب لاتا ہے

ہر چند کہ مہلت کا زمانہ گزرنے کے بعد جب نافرمان افراد اور اقوام پر خدا تعالیٰ کی گرفت آتی ہے تو وہ بہت سخت ہوتی ہے اور تاریخ اس کی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے پھر بھی ہوتا یہی ہے کہ بعد کے زمانوں کے افراد اور اقوام اس سے بہت کم عبرت حاصل کرتی رہی ہیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

ایک احمدی کا کردار اور مقصدِ زندگی

سیاہیوں کو اجالے دکھا رہا ہوں میں	صداقتوں کے جواہر لٹا رہا ہوں میں
حقیقتوں سے زمانے کو آشنا کر کے	توہمات کے پردے اٹھا رہا ہوں میں
دیئے بجھا کے دلوں سے غرور و نفرت کے	چراغ مہر و وفا کے جلا رہا ہوں میں
مجھے گلہ نہیں دنیا کی سرد مہری کا	کہ اس کو پیار کی راہیں دکھا رہا ہوں میں
صلہ وفاؤں کا میری ملا ہے یہ مجھ کو	ہوا جفاؤں سے دوچار بارہا ہوں میں

نہیں کھلے کبھی لب پھر بھی بددعا کیلئے
ہر اک کے واسطے محوِ دعا رہا ہوں میں

ہے میرا سینہ منور ضیائے قرآں سے	اسی کی سمت ہر اک کو بلا رہا ہوں میں
دھندلکے وہم و گماں کے مٹا کے ہر دل سے	یقین و عزم کی شمعیں جلا رہا ہوں میں
جہاں میں غلبۂ دینِ رسولِ بطحاؐ کے	تمام قوموں کو مژدے سنا رہا ہوں میں
ہے ختم جس پہ رسالت بھی اور نبوت بھی	اسیؐ رسول کا ڈنکا بجا رہا ہوں میں

نبیؐ سے پیار ہے جس کو ہے پیار ان سے مجھے
اسی کے عشق سے دنیا سجا رہا ہوں میں

خلافِ سنت و قرآں ہیں جو رسم و رواج	بفضلِ حق انہیں یکسر مٹا رہا ہوں میں
مسیح و مہدیٔ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور	یہ مژدہ سارے جہاں کو سنا رہا ہوں میں
کہاں ہیں عدل اور انصاف و صدق کے حامی	یہ شعر ان کے لئے ہی تو گا رہا ہوں میں

میری نوا میں ہے مضمر پیامِ حق صدیق
جہانِ خفتہ کو جس سے جگا رہا ہوں میں

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا

(سورۃ الجن ع۲)

یعنی خدا ہی غیب کو جاننے والا ہے۔ سو وہ غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس کے جسے وہ رسول بنانا پسند کرے اور پھر وہ اس کے آگے اور اس کے پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی باتیں بیان فرمائی ہیں اور بڑی اہم ہیں مگر میں اس وقت صرف ان دو ایک باتوں کو بیان کروں گا جن کا میرے مضمون سے تعلق ہے۔ میرا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک اہم بات تو یہ بیان فرمائی ہے کہ غیب خدا کا ہی خاصہ ہے اور کسی فرد بشر کو غیب سے از خود اطلاع نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کی بعض اور آیات میں بھی اس بات کی وضاحت کی گئی ہے سورہ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ

کہ غیب تو خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے اور وہی علام الغیوب ہے۔ پھر سورہ انعام میں فرمایا:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ

کہ غیب کی کنجیاں اسی ذات برحق کے پاس ہیں اور سوائے اس کے غیبوں کو کوئی نہیں جانتا۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے غیب پر سوائے رسولوں اور برگزیدہ ماموروں کے اور کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا۔ یعنی غیبی اسرار اور آئندہ کی خبریں جو پردہ غیب میں ہوتی ہیں ان پر کثرت سے اگر کسی کو اطلاع ملتی ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مامور ہی ہوتے ہیں۔ آیت میں

فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

کے الفاظ اسی حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ ان دونوں باتوں کا اظہار اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کروایا۔ سورہ انعام میں ہے:

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ

کہ اے ہمارے محبوب نبی دنیا کو یہ بتا دو کہ نہ میرے پاس خزائن ہیں اور نہ میں غیب سے آگاہی رکھتا ہوں اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں میں تو وہ بات کہتا ہوں اور اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جس کی خبر مجھے میرے خدا کی طرف سے دی جاتی ہے۔

ان آیات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ غیب کا اصل مالک تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن وہ جب چاہتا ہے تو اپنے غیب کی خبروں سے بڑی کثرت سے اپنے رسولوں کو خاص طور پر آگاہ کرتا ہے اور یہ غیبی خبریں اور پوشیدہ امور ایسے ہوتے ہیں جن پر عقل انسانی کے ذریعہ اطلاع پانا ناممکن ہوتا ہے اس طرح یہ خبریں ایک علیم و خبیر ہستی کا پتہ دیتی ہیں اور دوسری طرف اس برگزیدہ شخص سچائی اور صداقت کا زبردست ثبوت مہیا کرتی ہیں جو یہ خبریں قبل از وقت دیتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اس زمانہ کے لئے خدا کے برگزیدہ مرسل اور مامور اور مسیح موعود اور مہدی معہود تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق آپ پر بھی بڑی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار فرمایا۔ اور بہت سے پوشیدہ امور اور اسرار سے آپ کو اطلاع دی۔ اور آئندہ زمانہ میں وقوع پذیر ہونے والے اہم واقعات سے آگاہ فرمایا اور زبردست پیشگوئیوں پر مشتمل خبریں آپ کے ذریعہ دنیا کو دی گئیں جن میں سے بعض پوری پوری قوم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جیسا کہ مسلمان، عیسائی۔ بعض مختلف ملکوں اور ان کی حکومتوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے روس۔ جاپان، کوریا۔ ایران اور ترکی۔ بعض آپ کی جماعت کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ بعض دشمنوں کے ناکام اور نامراد ہونے کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پھر دوستوں اور مخلصوں کے لئے ان پیشگوئیوں میں خوشخبریاں ہیں۔ اور مخالفوں کے لئے انذار و تنبیہ۔

غرضیکہ یہ ساری پیشگوئیاں ہزارہا کی تعداد میں ہیں اور ایسی زبردست ہیں کہ ان سے قدرت خداوندی پوری شان سے نظر آنے لگتی ہے۔

جب ان پیشگوئیوں کو اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی کے ثبوت میں اور اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے لئے ایک زبردست دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو بعض لوگوں کی طرف سے بالخصوص جنہیں قرآن کریم کی حقیقتوں سے پوری واقفیت نہیں یہ بات کہہ دی جاتی ہے کہ پیشگوئی کرنا اور غیب کی باتوں سے اطلاع دینا کوئی خاص اور اہم بات نہیں۔ بلکہ یہ امر نجومیوں اور عام لوگوں میں مشترک ہے۔ نجومی کاہن۔ علم مسمریزم اور علم شہانز کے ماہر بھی قبل از وقت خبریں دے دیتے ہیں، اور بعض وقت ان کی باتیں بھی سچی نکل آتی ہیں۔

لیکن ایسا کہنا اور سمجھنا اوّل تو اس آیت قرآنی جو خاکسار نے شروع میں تلاوت کی

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ وہ غیب کی خبروں سے کثرت کے ساتھ صرف انہی برگزیدہ ہستیوں کو اطلاع دیتا ہے جنہیں وہ رسول اور مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے۔ قرآن کریم کی اس واضح اور کھلی کھلی منشاء کے خلاف یہ کہنا کہ عام لوگ اور نجومی اور کاہن وغیرہ بھی غیبی خبروں سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ کیا یہ امر قرآن کریم کے منشاء کو رد کرنا نہیں؟ اگر عام لوگ بھی کثرت سے غیب کی خبروں کو بیان کر سکتے اور پیشگوئیاں کرنے کی اہلیت رکھتے تو خدا تعالیٰ کیوں بار بار حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو جو قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ کی صداقت اور حقانیت کے طور پر پیش کرتا۔

دوسرے یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ خدا کے برگزیدہ ماموروں اور مرسلوں کی پیشگوئیوں میں اور عام لوگوں، نجومیوں، کاہنوں وغیرہ کی پیشگوئیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

کاہنوں اور نجومیوں کی پیشگوئیاں تو محض ظن پر مبنی ہوتی ہیں اور اٹکل پچو ہوتی ہیں۔ ان میں یقین اور قطعیت ہرگز نہیں ہوتی۔ بالعموم ان کی پیشگوئیاں ایسے معاملات کے متعلق ہوتی ہیں جن کے آثار پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ کبھی ان کی پیشگوئیوں میں لمبے عرصہ کے بعد ظہور پذیر ہونے والے واقعات کی خبر نہیں ہوتی۔ ان کی پیشگوئیوں کا اکثر حصہ غلط اور جھوٹ ثابت ہوتا ہے کبھی کوئی [illegible] یا قیافہ دان ایسا نہیں [illegible] جو یہ کہے کہ اگر ان کی پیشگوئی پوری نہ ہو تو بے شک اسے [illegible] پر لٹکا دیا جائے پھر ان کے ساتھ خدا کی نصرت و تائید اور اس کی غیرت [illegible] نہیں ہوتی۔

لیکن اس کے برعکس خدا کے برگزیدہ نبیوں اور ماموروں اور مرسلوں کی پیشگوئیوں میں زبردست تحدی ہوتی ہے۔ وہ یقینی اور

مقابلہ تک نہیں ہوتا وہ تمام دنیا کو علی الاعلان یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر ان کی پیشگوئی درست نہ نکلے تو ان کے گلے میں رسہ ڈال کر تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔ پھر ان برگزیدہ بندوں کی پیشگوئیاں باوجود نامساعد حالات اور مخالفانہ ماحول کے ساری کی ساری اپنی شرائط کے مطابق پوری ہوتی ہیں اور ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔ پھر ان کی پیشگوئیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید ہوتی ہے ان کے ماننے والوں کے لئے نصرت و مدد اور عزت و رفعت کے وعدے ہوتے ہیں اور حیرت انگیز طور پر غیر معمولی حالات میں سب وعدے پورے ہوتے ہیں۔ پس یہ سمجھنا اور کہنا کہ عام لوگ ایسی عظیم پیشگوئیاں کر سکتے ہیں سراسر واقعات وحقائق اور منشاء قرآن کے خلاف ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامور تھے اس لئے آپ کی سچائی کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی کثرت سے غیب کی خبروں سے آپ کو آگاہ فرمایا۔ جو بہت ہی محیر العقول پیشگوئیوں پر مشتمل تھیں۔ آپ نے ان پیشگوئیوں کا قبل از وقت اعلان بھی کر دیا۔ جن کی ایک بڑی تعداد آپ کی زندگی میں معینہ وقت میں پوری ہو گئی اور ان میں سے بہت سی آپ کی وفات کے بعد اپنے وقت پر پوری ہوئی ہیں۔ کچھ ان میں سے مستقبل سے متعلق ہیں۔ یا وہ ہیں جو پوری ہوتی جا رہی ہیں یا جن کے پورا ہونے کا انتظار ہے

میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں میں سے صرف چند ایک پیش کروں گا۔ جو آپ کی کتب براہین احمدیہ تریاق القلوب، نزول المسیح، نشان آسمانی، حقیقۃ الوحی اور انجام آتھم وغیرہ۔ متعدد کتب میں قبل از وقت شائع کی گئیں اور پوری ہوئیں۔ اور ایسے حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئیں کہ ان کی تفصیلات پڑھ کر جہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان تازہ ہوتا ہے وہاں عقل و بصیرت یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس رنگ و جود نے دنیا کے سامنے ان پیشگوئیوں کو اپنی تائید کے لئے پیش کیا وہ اپنے دعوے میں راست باز تھا۔ اور خدا کا برحق مرسل و فرستادہ اور برحق مسیح موعود تھا چنانچہ آپ نے اپنی سچائی کے لئے خود بھی اسی عظیم الشان نشان کو پیش کرتے ہوئے بڑی تحدی سے فرمایا۔

"خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلاواسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ … نشان میرے گواہ ہیں یہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا نشان یہ ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حدِ علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا۔ گو وہ مشرقی ہو یا مغربی یہ وہ دو نشان ہیں جو مجھ کو دیئے گئے ہیں۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص۹)

سب سے اوّل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے دعویٰ ماموریت اور متعلقہ امور سے تعلق رکھتی ہے پہلے ۱۸۸۲ء میں اور پھر ۱۸۹۱ء میں آپ نے یہ الہام شائع کیا۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۱)

احباب کرام! یہ الہام دعویٰ ماموریت سے بھی پہلے کا ہے۔ غور فرمائیے! اس میں کیسی عظیم الشان خبر [illegible] جو کئی نشانات کی حامل ہے۔ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ ایسی خبر انسانی تدبیر سے دے سکے۔ اس الہام میں پانچ پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔

اوّل یہ کہ آپ زندہ رہیں گے اور ماموریت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ آپ کی صحت کمزور تھی۔ کئی مرتبہ آپ کے پاس بیٹھنے والوں نے آپ کی بیماری کے باعث یہ محسوس کیا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود آپ اعلام الٰہی سے یہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور اسی الہام کی دوسری قرأت دنیا میں ایک نبی آیا بھی ہے۔ نبی نذیر بھی ہوتا ہے اور مامور من اللہ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ گویا اس الہام میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آپ زندہ رہیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انذار کا بھی کام کریں گے۔ دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو زندہ بھی رکھا اس وقت تک کہ آپ نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا اور خدا تعالیٰ نے مامور ہونے کے بعد اتنا عرصہ بھی دیا جس میں آپ نے تبشیر کے علاوہ انذار کا فریضہ بھی خوب انجام دیا۔ اور قوموں اور ملکوں اور جزائر کے سب لوگوں کو آسمانی و زمینی آفتوں اور متعدد بیماریوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے خدا کی طرف متوجہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ کی کتب ان انذاری پیشگوئیوں کی زندہ گواہ ہیں۔

دوسری پیشگوئی اس الہام میں یہ کی گئی تھی کہ جب آپ دعویٰ کریں گے تو دنیا آپ کے دعوے کو رد کرے گی۔ کیونکہ الہام میں صاف بتلایا گیا تھا۔

"پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا"

الہام کی اس شق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ دعویٰ ماموریت کریں گے تو سخت مخالفت ہوگی۔ اس مخالفت کے باعث لوگ آپ کے دعوے کو قبول کرنے سے گریز کریں اور اکثر آپ کے دعوے کو رد کریں گے۔ اس پیشگوئی کا پورا ہونا بھی دنیا نے مشاہدہ کیا اور کر رہی ہے۔

تیسری پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں یہ فرمائی کہ معمولی مخالفت نہ ہوگی بلکہ سخت اور شدید قسم کی مخالفت ہوگی۔ اور منظم طور پر مختلف جماعتوں کی طرف سے ہوگی جس کے رد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ زور آور حملے کرے گا۔ یعنی اوّلاً مخالفین کی طرف سے سخت حملے ہوں گے یہ حملے کئی قسم کے ہوں گے اور کئی طرف سے ہوں گے جماعتوں کی طرف سے بھی اور افراد کی طرف سے بھی۔ عوام کی طرف سے بھی اور خواص کی طرف سے بھی اور دشمن پورے زور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مشن کو نابود کرنے کے لئے سخت قسم کے حملے کرے گا جن کا مقابلہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کو بھی اسی قسم کا جواب دینا پڑے گا۔ اور زور آور حملوں سے اس کو کام لینا پڑے گا۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گزشتہ پون صدی سے زائد عرصہ میں جو جو حملے ہوئے اور آپ کو اور آپ کی جماعت کو جس شدید رنگ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی تفصیل تو ایک دفتر چاہتی ہے اس عرصہ کی تاریخ گواہ ہے کہ مختلف گروہوں نے مخالفت کی۔ ہندوؤں اور آریوں نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی۔ عوام نے مخالفت کی۔ خواص نے مخالفت کی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سب نے کی اور ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ آپ اور آپ کی جماعت اور آپ کے کام کو تباہ کر دیں۔ حتیٰ کہ آپ کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ عدالتوں میں آپ کو گھسیٹا گیا جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ آپ کی عزت و آبرو اور تقویٰ وطہارت پر ناواجب اور رکیک حملے کئے گئے۔ مگر یہ سب حربے ناکام رہے۔ آپ کی عزت اور مقبولیت بڑھتی گئی۔ جماعت ترقی کرتی گئی اور آپ کو کامیابی پر کامیابی حاصل ہوتی گئی۔

چوتھی پیشگوئی اس الہام میں یہ کی گئی تھی کہ ان حملوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حملے ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جس نے جس رنگ میں حملہ کیا اسی رنگ میں وہ پکڑا گیا۔ اور یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے اور بڑے بڑے عبرتناک نظارے گزشتہ پون صدی میں اپنوں نے بھی دیکھے اور غیروں نے بھی دیکھے اور آج بھی ان عبرتناک نظاروں کا دنیا مشاہدہ کر رہی ہے۔

پانچویں پیشگوئی جو اس الہام میں کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ آپ کی سچائی ظاہر کرے گا۔ اس کے ثبوت میں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں یہ عظیم جلسہ ہی اس پیشگوئی کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔

کیا یہ اس بات کا واضح ثبوت نہیں کہ الہام الٰہی سے جو ماموریت کے دعوے سے بھی پہلے خبر دی گئی تھی کہ بالآخر آپ کی سچائی ظاہر کر دی جائے گی۔ وہ سچائی ظاہر کر دی گئی۔ اور دن بدن زور آور حملوں سے اس سچائی کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اور زور آور حملوں سے اس سچائی کو ظاہر کیا جاتا رہے گا۔ انشاء اللہ

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر از جماعت دوست کے سوال کا جواب:

قبل و بعد از بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ معاش

محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

دعویٰ نبوت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسب معاش کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔ جس کے لئے چنداں بحث و تمحیص کی ضرورت نہیں۔ مکہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ وادیٔ غیر ذی زرع تھا۔ کھیتی باڑی اور باغبانی کا پیشہ برائے نام تھا۔ اس علاقہ کے باشندے خصوصاً قریش زیادہ تر تجارت پیشہ تھے۔ مقامی تجارت کے علاوہ یہ لوگ قافلوں کی صورت میں ارد گرد کے ممالک میں تجارت کے لئے کثرت سے جاتے تھے جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ القریش میں کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں ہرقل والی مشہور حدیث میں ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بھی تجارت کرتا تھا۔

نو عمری میں آپؐ کا اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ایک تجارتی سفر پر جانے کا ذکر سیرت کی کتب ابن ہشام وغیرہ میں آتا ہے۔ جس میں بحیرا راہب سے آپؐ کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح حضرت خدیجہؓ کے تجارتی کاروبار کا نگران اور منتظم بن کر آپؐ کا تجارتی سفر کرنا بھی مشہور ہے۔ غرضیکہ جوانی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارتی کاروبار کرنا کسی ثبوت کا محتاج نہیں۔ اسی زمانہ کے کاروباری لین دین میں دیانت داری اور حسن معاملہ کی بنا پر آپؐ کو جوانی میں ہی صدوق اور امین کا لقب دیا گیا۔

جب حضرت خدیجہؓ سے آپؐ کی شادی ہو گئی۔ تو وہ آنحضورؐ پر ایسی فدا ہوئیں کہ اپنا سب اثاثہ اور مال و دولت آپؐ کی نذر کر دیا۔ نبوت پر سرفراز ہونے سے کچھ عرصہ پہلے آپؐ کو عبادتِ الٰہی اور ذکر و فکر میں خاص انہماک تھا۔ اس عرصہ میں آپؐ کاروبار سے الگ ہو کر خلوت گزین رہے ممکن ہے کہ وہاں کے دستور کے مطابق اس وقت بھی کارندے رکھ کر بالواسطہ تجارتی کاروبار کرتے ہوں جو نبوت کے ابتدائی ایام میں بھی جاری رہا ہو یا ماموریت سے پہلے کے اندوختہ اور حضرت خدیجہؓ کی جائیداد اور آپؐ کی اپنی خاندانی ملکیت گزر اوقات ہوتی ہو۔ بہرکیف دعویٰ نبوت کے بعد آنحضورؐ کا کسب معاش کے لئے کوئی کاروبار اختیار کرنا احادیث و روایات میں میری نظر سے نہیں گزرا۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منصب رسالت کی گراں بار ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا اتنا کٹھن کام تھا کہ اس کے ساتھ کسب معاش کے لئے کوئی کام ممکن نہ تھا سورۃ المدثر کی ابتدائی وحی میں قُمْ فَاَنْذِرْ کا ارشاد الٰہی ہوا پھر فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (الحجر) کا فرمان ہوا۔ قُمْ اور اِصْدَعْ کے حکم کے بعد آپ تبلیغ رسالت کے سوا کسی اور کام کی طرف کیونکر توجہ کر سکتے تھے۔ اسی طرح يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔ (المائدہ) کا رونگٹے کھڑے کر دینے والا ارشاد ہوا۔ ان ارشادات کا یہ تقاضا تھا کہ تبلیغ اور اصلاحِ خلق کی فکر ہر لمحہ آنحضورؐ کو دامنگیر رہتی۔ چنانچہ آیت قرآنی لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء) اور ماموریت کا حکم ملنے پر آنحضورؐ کا لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ کہنا آپ کی فکر مندی کا آئینہ دار ہے۔

اس جگہ یہ ذکر بھی بے محل نہ ہو گا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر مقرر ہونے کے بعد جب اپنا بزازی کا سامان اٹھا کر بازار کو جانے لگے تو صحابہؓ نے کہا کہ اب آپ اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور اپنی تمام تر توجہ خلافت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر مرکوز کریں۔ اس واقعہ سے کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے کہ نبوت کی گراں ذمہ داریوں کے ساتھ آنحضرتؐ کسب معاش کے لئے کیسے وقت نکال سکتے تھے۔

یہ محض قیاس آرائی نہیں بلکہ قرآن کریم سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماموریت کے زمانہ میں معاش پیدا کرنے کے لئے کوئی کاروبار نہیں کیا۔ سورۃ طٰہٰ کی آیت لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ کی مفسرین نے ایک تفسیر یہ کی ہے کہ اس ارشاد الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی ہم تجھ سے کسب معاش کا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ تیری روزی کا سامان ہم کریں گے اور تیری ضروریات ہم خود فراہم کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اگر زمانۂ نبوت میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی عام لوگوں کی طرح کسب معاش میں مشغول رہے ہوتے تو کسی مفسر کو اس آیت کی یہ تفسیر کرنے کی ہرگز جرأت نہ ہو سکتی۔

اب ہم ہجرت کے بعد کے زمانہ کی طرف آتے ہیں۔ مکہ میں گزارہ کے جو بھی وسائل تھے وہ ہجرت کے ساتھ ہی ختم ہو گئے جو مال و جائیداد یا اندوختہ تھا۔ وہ مکہ میں رہ گیا۔ مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گزارہ کی کیا صورت تھی؟

اس سوال کے جواب کے لئے دو باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ مدینہ تشریف لاتے ہی اہل مدینہ جو زیادہ تر اوس و خزرج قبائل کے لوگ تھے جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کی اکثریت مسلمان ہو گئی۔ اور اہل مدینہ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بالاتفاق اپنا سردار اور رئیس اعظم قبول کر لیا۔

مسلمانوں کی اکثریت کے ساتھ باقی ماندہ مشرکوں نے اور ان کے علاوہ یہودی قبائل جو مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں آباد تھے سب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ اس زمانہ میں عرب میں اور بہت سے اور ملکوں اور قوموں میں قبائلی نظام رائج تھا جیسا کہ بعض جگہ اب بھی پایا جاتا ہے۔ قبائلی نظام میں یہ دستور تھا کہ قوم کے لوگ اپنے سردار کو نقد، جنس اور مویشیوں وغیرہ کی شکل میں وقتاً فوقتاً نذرانے دیتے تھے۔ بعض قبائل میں فصل وغیرہ کی آمدنی سے قوم کے سردار کا مقررہ حصہ باقاعدہ ادا کیا جاتا۔ جس سے سردار اپنی ضروریات کے علاوہ مہمان نوازی وغیرہ کے مصارف پورے کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے مسلّمہ سردار ہی نہ تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نبی بھی تھے۔ مسلمان آپ کی خدمت میں اپنے اموال پیش کرنا بلکہ آپ کے قدموں میں اپنی جانیں نچھاور کرنا اپنے لئے عین سعادت اور فخر سمجھتے تھے احادیث کے مطالعہ سے متعدد مثالیں سامنے آتی ہیں کہ صحابہؓ مختلف صورتوں میں آنحضورؐ کی خدمت میں تحفے تحائف اور نذرانے پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انصار مدینہ کے قربانی اور ایثار و خدمت کے جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"
(الحشر)

دوسری بات جو ذہن میں رکھنی چاہیے یہ ہے کہ ہجرت کے بعد اہل مکہ کی مخالفت اور دشمنی باقاعدہ محاذ آرائی کی صورت میں بدل گئی۔ مسلمانوں کو ہر وقت اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے چوکس رہنا پڑتا اور مدینہ ایک فوجی کیمپ بن گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ و ہدایت اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے فرائض کے ساتھ مسلمان فوج کی کمان بھی سنبھالنی پڑی۔ آپ کا بیشتر وقت دفاع کی تدابیر اور جنگی تیاریوں میں صرف ہوتا۔ چنانچہ مدینہ پہنچنے کے بعد ابتدائی تین چار سالوں میں ہی قریش اور ان کے ہمنوا مخالف قبائل کے ساتھ چھوٹی بڑی بہت سی جھڑپوں کے علاوہ بدر اور احد کی خونریز جنگیں ہوئیں۔ پانچویں سال جنگ احزاب ہوئی جس میں قریش کے ساتھ عرب کے دوسرے قبائل نے مل کر بہت بڑی فوج کے ساتھ مدینہ پر دھاوا بول دیا۔ ان جنگوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس فوج کی کمان کی۔ جنگ میں جو مال غنیمت ہاتھ آتا اس میں سے اسلامی قانون کے مطابق آپؐ کا حصہ مقرر تھا۔ جس کا قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جنگ احزاب تک ہاتھ آنے والے اموال غنیمت بہت ہی محدود بلکہ برائے نام تھے اس لئے ہجرت کے بعد ابتدائی چند سال سخت تنگی میں گزرے۔ اس زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارت وغیرہ کوئی کاروبار کرنا ثابت نہیں اور نہ ہی ان حالات میں اس کا امکان تھا۔

یہاں طبعاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ غنیمت کا آنا محض اتفاقی بات تھی۔ تحائف اور نذرانے بھی بظاہر ہنگامی اور غیر یقینی چیز تھی۔ مستقل خانگی اخراجات کے لئے ان پر کیسے انحصار کیا جا سکتا تھا؟

اس کے باوجود بھی انصار کے حق میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمودہ تعریفی کلمات ہی کافی ہیں۔ وہ لوگ تنگدستی میں بھی نہایت درجہ ایثار سے کام لینے والے اور قربانی اور خدمت میں پیش پیش رہنے والے تھے اس کی وضاحت کے لئے احادیث سے کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ یہاں صرف ایک روایت صحیح بخاری سے حضرت انس رضؓ بن مالک کی زبانی درج کی جاتی ہے:۔

"لما قدم المهاجرون المدينة من مكة و ليس بايديهم شيء وكانت الانصار اهل الارض والعقار فقاسمهم الانصار على ان يعطوهم ثمار اموالهم كل عام ويكفوهم المؤنة"

(کتاب الهبة)

جو لوگ اتنے فیاض تھے کہ انہوں نے اپنی زمینیں اور باغات مہاجرین میں تقسیم کر رکھے تھے وہ مخلصین اپنے محبوب آقا کی خدمت کرنے میں کیونکر دریغ کر سکتے تھے بے شک مسلسل جنگی حالات کی وجہ سے انصار کی اقتصادی حالت بھی دگرگوں تھی تاہم وہ لوگ اپنے مالی حالات کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کا حتی المقدور بروقت خیال رکھتے۔ دودھ۔ پھل اور کپڑے غرضیکہ ہر طرح کی ضرورت کی اشیاء آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کرتے رہتے تھے۔ انصار مدینہ زمیندار اور باغوں کے مالک تھے بعض انصار نے کھجور کے درخت مستقل طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کئے ہوئے تھے جو بنو قریظہ اور خیبر کی فتوحات تک آنحضورؐ کے پاس رہے بخاری کتاب الہبۃ اور کتاب الرقاق وغیرہ میں متعدد روایات ہیں جو اس مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں۔

زیر نظر سوال کو سمجھنے کے لئے اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بود و باش کا ذکر کرنا بھی برمحل اور مفید ہوگا۔ آنحضورؐ کی زندگی نہایت سادہ اور کفایت شعاری کی تھی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جفاکشی اور فاقہ مستی کی زندگی تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ ایک زمانہ میں آنحضورؐ کی ازواج کے گھروں میں دو دو ماہ چولہوں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کھجوروں اور پانی پر گزر اوقات ہوتی۔ اسی طرح فرماتی ہیں کہ آل محمدؐ کو تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کبھی میسر نہیں آئی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا۔ کہ آنحضورؐ صبح گھر تشریف لاتے (کھانا) نہ ہوتا اور آپ فرماتے:۔

"اچھا ہم روزہ رکھ لیتے ہیں۔"

اسی طرح آپ سارا دن کھانے کے بغیر گزار دیتے۔ آٹھ پہر روزہ رکھنا آنحضورؐ کا معمول تھا۔ صحابہؓ ایسا کرنا چاہتے تو آپؐ انہیں منع فرماتے اور کہتے کہ:۔

"مجھے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی قوت برداشت دی ہے۔"

آپؐ کے گھر ساز و سامان اور زیب و زینت سے خالی تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ آپؐ کے رہائشی کمرہ کو دیکھ کر آبدیدہ خاطر ہو گئے۔ کیونکہ اس میں بکری کی ایک دو خشک کھالیں اور انہیں رنگنے کے لئے کیکر کے پتوں اور ایک چٹائی کے سوا کوئی سامان نہ تھا۔ تمام عمر آنحضرتؐ کا لباس انتہائی سادہ رہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وفات کے وقت پیوند لگی ہوئی گرم چادر اور موٹے کپڑے کا تہبند آنحضورؐ کے زیب تن تھا۔ اہل بیت کو آپؐ بھی سادگی کی تلقین فرماتے رہتے تھے حضرت عائشہ رضؓ کو نصیحت فرمائی کہ پیوند لگائے بغیر کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا۔

(ترمذی کتاب اللباس)

غرضیکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی انتہائی سادہ اور متقشفانہ تھی اس لئے آپؐ کی ضروریات بھی نہایت محدود تھیں۔ آنحضورؐ خود اپنی زندگی کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں کہ:۔

دنیا کی آسائش کے لحاظ سے میری مثال ایک مسافر کی ہے جو راہ چلتا ہوا دوپہر کے وقت کسی درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر سستا کر آگے چل دے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور قول اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ آپؐ کی فقیرانہ زندگی کا آئینہ دار ہے پس آنحضورؐ کی ضروریات زندگی ایسی نہ تھیں کہ ان کا مہیا ہونا کوئی بڑا مسئلہ ہوتا۔

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ہجرت کے بعد پہلے چند سال مسلمانوں کے لئے عموماً اور آنحضورؐ کے لئے خاص طور پر سخت تنگی کے تھے۔ سنہ ۵ھ میں جنگ احزاب کے بعد جب یہود) قبیلہ بنو قریظہ کے اموال اور اراضی اذن الٰہی کے مطابق مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ تو کچھ قدر کشائش ہو گئی خاص کر ۷ھ کے بعد میں خیبر فتح ہو جانے پر حالات مزید بہتر ہو گئے اور آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ حاصل ہو گیا۔ خمس اور فے کے اموال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ضروریات پورا کرنے کا مزید سامان کر دیا اس پر آنحضورؐ نے انصار کے پیش کردہ کھجوروں کے درخت انہیں واپس دے دیئے

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد کوئی دنیاوی ذریعہ معاش اختیار نہیں کیا بلکہ آپؐ تبلیغ رسالت اور جہاد فی سبیل اللہ کی بجا آوری میں ہمہ وقت اور ہمہ تن منہمک رہے اور معاش کے معاملہ کو حوالہ بخدا کئے رکھا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبه۔!

قرارداد تعزیت

ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ محترم چوہدری ناصر الدین صاحب مولوی فاضل ایم اے کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری الیاس الدین صاحب مرحوم ساکن چک ۱۲۷ بھولپور ضلع تحصیل فیصل آباد (آف شیخ ولی ضلع جالندھر) کے فرزند ارجمند تھے۔ مورخہ ۲۵/۹ کو دن بجے دوپہر بعمر ۵۶ سال اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مکرم چوہدری صاحب اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل فرسٹ ڈویژن میں پاس کر کے اپنے گاؤں چک ۱۲۷ چلے گئے اور فیصل آباد کالج میں داخلہ لے لیا لیکن مرکز قادیان کی تڑپ اور اپنے والد صاحب مکرم چوہدری الیاس الدین صاحب کے اس عہد پر جو ان کی پیدائش سے قبل مولا کریم سے کیا تھا کالج کی تعلیم ترک کر کے ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء کو وقف کے تحت خدمت دین کے لئے حاضر ہو گئے۔ مئی ۱۹۴۳ء سے جون ۴۶ء تک آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی براہ راست نگرانی میں کام کیا اور ایم این سنڈیکیٹ میں بطور سپرنٹنڈنٹ متعین رہے۔ جون ۴۶ء سے جون ۵۲ء تک سندھ میں بطور مینیجر اور ایجنٹ کے P.A کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ۵۲ء میں آپ کو مرکز سلسلہ میں بلا لیا گیا جہاں آپ نے مختلف مرکزی دفاتر میں کام کیا۔ ۵۳ء میں آپ تحریک جدید کے مختار عام اور ۶۵ء میں آڈیٹر کے طور پر متعین ہوئے اور وفات کے وقت آپ انہی عہدوں پر کام کر رہے تھے۔

آپ بڑی محنت اور نہایت دیانتداری سے کام کرنے والے کارکن تھے۔ آپ کے سپرد تحریک جدید کے بعض بڑے اہم کام سپرد کئے گئے جو آپ نے نہایت ذمہ داری محنت اور جانفشانی سے کامیابی سے سرانجام دیئے۔ حق گوئی آپ کا نمایاں وصف تھا اور اپنی رائے بلاخوف لومۃ لائم پیش کرنے میں فخر محسوس کرتے

ہم ممبران تحریک جدید مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہ ان کی اہلیہ صاحبہ پسماندگان اور دیگر اقرباء سے ساتھ ان کے اس بھاری صدمہ میں شریک ہیں اور اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب عزیزوں اور رشتہ داروں کو صبر جمیل دے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(قائمقام وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"......پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر ہے یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے......"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد میں ہر احمدی کو اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی چندہ جات میں شامل کرنے کی تاکید ہے۔ احباب جماعت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے چندہ جات کی وصولی میں متعلقہ عہدیداران سے پورا پورا تعاون فرما کر فلاح دارین حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۱۹۷۸ء تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء

(۴)

۲۳۰۔	رفیق احمد صاحب	گلبرگ لاہور	۱۰۰—۰۰
۲۳۱۔	مسز فرزانہ تبسم صاحبہ	" "	۱۰—۰۰
۲۳۲۔	چوہدری نصیر احمد صاحب	راجگڑھ "	۳۵—۰۰
۲۳۳۔	جاوید احمد صاحب	محمد نگر "	۱۰—۰۰
۲۳۴۔	چوہدری فتح محمد صاحب	" "	۱۰—۰۰
۲۳۵۔	وقار احمد صاحب	" "	۲۰—۰۰
۲۳۶۔	قاضی طاہر احمد صاحب	راجگڑھ "	۴۰—۰۰
۲۳۷۔	مرزا وسیم احمد صاحب	" "	۱۰—۰۰
۲۳۸۔	مسز مجید احمد صاحبہ	" "	۲۰—۰۰
۲۳۹۔	شیخ آصف ممتاز صاحب	" "	۱۰—۰۰
۲۴۰۔	منیر احمد صاحب ہاشمی	سنت نگر "	۴۰—۰۰
۲۴۱۔	نسیم احمد شہزاد ابن محمد سلیم صاحب بھاٹی گیٹ	"	۱۰—۰۰
۲۴۲۔	شیخ سعید احمد صاحب	" "	۱۰—۰۰
۲۴۳۔	محمود احمد صاحب ظفر	" "	۲۰—۰۰
۲۴۴۔	آمنہ بیگم صاحبہ	کراچی	۵۰—۰۰
۲۴۵۔	شیخ انوار رسول صاحب	"	۱۸—۰۰
۲۴۶۔	بدر النساء خانم صاحبہ	"	۱۵—۰۰
۲۴۷۔	عدیل حسن صاحب	"	۲۰۰—۰۰
۲۴۸۔	چوہدری عبدالحفیظ صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۴۹۔	شیخ جاوید اقبال صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۲۵۰۔	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۱—۰۰
۲۵۱۔	ڈاکٹر محمد شمیم صاحب ابن محمد شفیع صاحب	"	۱۴۰—۰۰
۲۵۲۔	فوزیہ جمیل صاحبہ	"	۱۰۰—۰۰
۲۵۳۔	جمیل صاحب	"	۶۰—۰۰
۲۵۴۔	حکیم قیس مینائی صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۵۵	داؤد احمد صاحب سانگلہ ہل	"	۵۰—۰۰
۲۵۶۔	مجیدہ قیوم صاحبہ	"	۵۰—۰۰
۲۵۷۔	محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم کانپوری	"	۲۵—۰۰
۲۵۸۔	طاہرہ بیگم صاحبہ از طرف والدین	"	۳۰—۰۰
۲۵۹۔	محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ سب جج	"	۱۰۰—۰۰
۲۶۰۔	سید نسیم احمد شاہ صاحب	"	۴۰۰—۰۰
۲۶۱۔	چوہدری نذیر احمد صاحب ڈرگ روڈ	"	۴۰—۰۰
۲۶۲۔	فاروق احمد صاحب بھٹی	"	۴۰—۰۰
۲۶۳۔	ملک جمیل احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰۰—۰۰
۲۶۴۔	حفیظ احمد صاحب بٹ	"	۱۰۰—۰۰
۲۶۵۔	شیخ طاہر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۶۶۔	سید شباہت حسین صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۶۷	ملک خالق داد خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۶۸۔	محمد عطاء القدوس صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۶۹۔	مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ	"	۱۵۰—۰۰
۲۷۰۔	منصور محمد شرما صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۷۱۔	ملک خداداد خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۷۲۔	فریدہ خالد صاحبہ	"	۱۰۱—۰۰
۲۷۳۔	رفیق احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۷۴۔	محمد اسحاق صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۷۵۔	فرحت بیگم صاحبہ	کراچی	۱۰۰—۰۰
۲۷۶۔	عبدالسمیع صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۷۷۔	ڈاکٹر منظر الحق صاحب	"	۲۶—۰۰
۲۷۸۔	شاہنواز صاحب ناظم آباد	"	۱۰—۰۰
۲۷۹۔	کلیم اللہ خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۸۰۔	مبشر احمد صاحب بہادر آباد	"	۱۰—۰۰
۲۸۱۔	بیگم عزیز حسین صاحب	"	۲۵—۰۰
۲۸۲۔	میجر ایس ایم شاہ صاحب	"	۱۱—۰۰
۲۸۳۔	بابو محمد حمید احمد خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۸۴۔	نور زینت صاحبہ اہلیہ غلام محی صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۲۸۵۔	امۃ الباری نعیم صاحبہ	"	۵۰—۰۰
۲۸۶۔	فتح محمد شرما صاحب مرحوم از طرف منور محمد شرما صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۸۷۔	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۶۰—۰۰
۲۸۸۔	امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب باجوہ سرگودھا		۱۰—۰۰
۲۸۹۔	چوہدری منور احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۹۰۔	شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ	"	۶۰—۰۰
۲۹۱۔	سلیمہ مسلم صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۲۹۲۔	امۃ الحفیظ صاحبہ پراچہ منجانب والد صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۲۹۳۔	طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ کیپٹن ظہیر احمد صاحب	"	۳۰—۰۰
۲۹۴۔	زبیر احمد۔ شفقت احمد صاحبان	"	۱۰—۰۰
۲۹۵۔	میجر محمود احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۹۶۔	چوہدری محمد اختر خان صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۲۹۷۔	محمد اسلم صاحب باجوہ	"	۵۰—۰۰

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝

ترجمہ:- (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوں گے۔

صاحبِ نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس فرض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ریفریشر کورس برائے مربّیان

۱۹۷۶-۷۷-۷۸ء کے مربیان کرام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں ان کا ریفریشر کورس مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعرات سے شروع ہو کر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء بروز بدھ تک جاری رہے گا۔ سالہائے مذکورہ کے جملہ مربیان کو الگ اطلاع بھی بھجوائی جا رہی ہے۔ جملہ مربیان جو اس ریفریشر کورس میں مطلوب ہیں وہ بروقت ربوہ میں تشریف لے آئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری حدیقۃ المبشرین

تقرر ڈائریکٹرز وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ برائے ۱۹۷۹ء

امسال ۱۳۵۸ھش/۱۹۷۹ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احبابِ کرام کا تقرر بطور ڈائریکٹرز وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (ممبران مجلس وقفِ جدید) فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں وقفِ جدید کے ذریعہ عظیم الشان خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق بخشے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد	صدرِ مجلس
۲۔ ″ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، ربوہ	ناظم ارشاد
۳۔ ″ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ	محاسب
۴۔ ″ شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ	ممبر
۵۔ ″ شیخ مظفر احمد صاحب ظفر ایڈووکیٹ لاہور	″
۶۔ ″ راجہ غالب احمد صاحب لاہور	″
۷۔ ″ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (ریٹائرڈ) ربوہ	″

(سیکرٹری وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہفتہ شجرکاری اور مجالس خدام الاحمدیہ

امسال موسمِ بہار میں شجرکاری کی مہم کا آغاز ۸ فروری سے ہو چکا ہے۔ درخت قومی معیشت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ اِس اہم قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس کو سرکلر پہلے ہی بھجوایا جا چکا ہے۔

پودے۔ قلمیں اور بیج وغیرہ اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لئے محکمہ جنگلات کے قریبی دفاتر سے رجوع کریں۔

امید ہے کہ مجالس اس مہم میں بھرپور حصہ لیں گی اور مرکز کو اپنی مساعی کی رپورٹ ارسال کریں گی۔

(مہتمم وقارِ عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع برائے لجنات

تمام ممبراتِ لجنات نوٹ فرما لیں کہ لجنہ اماء اللہ کے تینوں معیاروں کے نصاب امتحان میں کتابچہ "ہمارے عقائد" بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ہر احمدی بہن کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے۔ یہ کتابچہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے منگوا لیں۔ پوری کوشش کی جائے کہ ہر پڑھی لکھی خاتون اسے پڑھ لے اور سمجھ لے۔ اسی طرح بچیاں بھی۔ اجلاسوں میں بھی سنایا جائے تا اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہر سال کروایا جاتا ہے۔ امسال مقابلہ کا عنوان ہے "صلح حدیبیہ"۔ امسال بھی انعامی مقابلہ کی رقم پہلے سے بڑھا کر اوّل، دوم اور سوم کے لئے بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰ اور ۳۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ ہر شہری مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اور مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ کرام سے ضروری گذارش

ایسی مجالس، جنہوں نے ابھی تک سال ۷۹-۱۹۷۸ء کی عاملہ بنا کر مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی اُن سے گذارش ہے کہ فوری طور پر عاملہ بنا کر مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے (سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ) کی والدہ صاحبہ محترمہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء بروز جمعہ گوجرہ میں وفات پا گئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کو ۲۶ دسمبر کو پہلی بار دل کے عارضہ کا حملہ ہوا مگر طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد ۱۲ جنوری کو پھر حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ جنازہ گوجرہ سے ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

کیا آپ نے رسالہ تحریکِ جدید کا چندہ ادا کر دیا ہے؟

رسالہ تحریکِ جدید کے خریداران سے التماس ہے کہ وہ اس کا سالانہ چندہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ جن احباب کی طرف سے چندہ ماہِ فروری میں وصول نہیں ہوگا مارچ کا پرچہ ان کے نام نہیں بھجوایا جائے گا۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم فیاض احمد خاں صاحب کرمانی دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے اعصابی کمزوری اور فالج کے اثر کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کرمانی صاحب کو شفائے کامل عطا فرمائے اور خیر و برکت سے نوازے۔ آمین

۲۔ میری بیٹی بشریٰ ناہید طالبہ ایف۔ ایس سی کا ۴ فروری کو اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بعد کی تمام تکالیف و پریشانیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

(محمد اسحٰق ارشد۔ احمدیہ ماڈرن سٹورز گولبازار ربوہ)

۳۔ میری خوشدامن صاحبہ جو کہ عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اِن دنوں مرض کی شدت کی وجہ سے زیادہ تکلیف میں ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد کارکن دارالضیافت ربوہ)

۴۔ میرے اباجان مکرم عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ A-۱۳۶ نیو مسلم ٹاؤن لاہور (سابق وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ) بہت زیادہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے۔ آمین

(امۃ القیوم قریشی۔ دارالحمد A-۱۳۶ نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیماری کوئی بھی
ہو ایک ہفتہ کی دوا بطور نمونہ صرف
تین روپیہ ڈاک خرچ پر مفت حاصل کریں
فضلِ عمرؓ دواخانہ
گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴